



سوال

(239) متعین وقت پر رقم واپس نہ کرنے پر شرح کے مطابق منافع ادا کرے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بکرنے زید کی دکان سے مبلغ دو لاکھ روپیہ کی مختلف اجناس خریدیں اور ادائیگی نہ کی، زید پانچ برس تک اپنی رقم کا مطالبہ کرتا رہا۔ بالآخر تنگ آ کر زید نے بکر کے خلاف دعویٰ دائر کر دیا عدالت نے یہ فیصلہ کیا کہ بکر دو لاکھ روپے ادا کرنے تک 14 فیصد تک بنک منافع کے مطابق مزید ادا کرے، یعنی اصل رقم کے علاوہ مذکورہ شرح کے مطابق ”منافع“ بھی ادا کرے گا، اب کیا مدعی اپنی اصل رقم کے ساتھ عدالت کی جاری کردہ ڈگری کے مطابق مدعا علیہ سے زیادہ رقم وصول کر سکتا ہے یا نہیں؟ کتاب وسنت کی روشنی میں راہنمائی فرمائیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

واضح رہے کہ صاحب حیثیت کا دوسروں کے واجبات کی ادائیگی میں دانستہ ٹال مٹول کرنا صریح ظلم ہے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مالدار کا واجبات کی ادائیگی میں دانستہ دیر کرنا صریح زیادتی ہے۔“ [بخاری، کتاب الحوالات: ۲۲۸۷]

حدیث میں یہ بھی ہے کہ ایسے انسان کو بے عزت کر کے سزا کے طور پر قید بھی کیا جاسکتا ہے۔ [صحیح بخاری، کتاب الاستقراض تعلیقاً باب: ۱۳]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا: ”صاحب حق اپنا حق وصول کرنے کے لیے سختی سے کام لے سکتا ہے۔“ [صحیح بخاری، ۲۳۰۱]

صورت مسئلہ میں ایک شخص عرصہ دراز سے رقم کی ادائیگی میں ٹال مٹول سے کام لے رہا ہے، صاحب حق نے اپنا حق وصول کرنے کے لئے عدالت سے رجوع کیا اس پر جو اخراجات لٹھے ہیں اس کا باعث بھی وہی ہے۔ جس کے ذمہ واجبات کی ادائیگی ہے، اس لئے عدالت کے فیصلہ کے مطابق زید اپنی اصل رقم سے زائد وصول کر سکتا ہے۔ لیکن اس سلسلہ میں حق کی وصولی کے لئے جو رقم خرچ ہوتی ہے وہی وصول کرنے کا مجاز ہے۔ اس سے زائد رقم وصول کرنے کا حق دار نہیں ہے۔ دراصل یہ ایک تاوان ہے جو دیر کرنے کی وجہ سے اس پر ڈالا گیا ہے اور صاحب حق کی ایک دادرسی کی صورت ہے جس کی خاطر وہ ذہنی طور پر پریشان رہا، نیز یہ رقم ”سود“ کے زمرہ میں نہیں آتی اگرچہ ظاہری طور پر ایسا نظر آتا ہے لیکن حقیقت اس کے خلاف ہے۔ [واللہ اعلم]

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب



فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 2 صفحہ: 265